www.KitaboSunnat.com

عزیز زبیدی واربرٹن

تعارف وتبصرہ کتب

نقوشِ اقبال مترجم	علامہ سید ابوالحسن علی ندوی
صفحات	۲۹۴
قیمت	۵۰/۱۳ روپے
طابع و ناشر	فضلِ ربی ندوی
مترجم	مولانا شمس تبریز خاں
پتہ	مجلس نشریات اسلام۔ ناظم آباد۔ کراچی

شاعری اور پھر اس کے ہمراہ "حکمت" کی چاشنی، اقبال کی نُدرت فکر کی جان اور طرۂ امتیاز ہے۔ لیکن اس کو انھوں نے "مئے شبانہ اور زُلفِ یار کے بجائے "حجازی اسلام" کی خدمت کے لیے استعمال کیا ہے۔ اقبال کی عظمت کا راز بھی دراصل یہی ہے کہ: رسوائے زمانہ دانشوروں کی طرح انھوں نے شاعری کو "شیخ چلی" نہیں بنایا اور نہ ہی سفلی جذبات کے اظہار کا اسے ذریعہ گردانا ہے بلکہ اسے سنجیدہ مضامین اور حقائق دینیہ کی تشریح و توضیح اور تفسیر کے لیے کھپایا ہے ــــ اور عصری تقاضوں کے مطابق زبانِ بیان کا ایک اچھوتا اسلوب ان کو مہیا کیا ہے۔

علامہ اقبال ملت اسلامیہ کے سوادِ اعظم کی نگاہوں میں بہت اونچا مقام رکھتے ہیں اور کافی حد تک وہ اس کے مستحق بھی ہیں اور جس انداز سے انھوں نے اسلام کی خدمت کی ہے، وہ اس امر کی متقاضی تھی کہ شاعری کا ذوق رکھنے والے حضرات اس کی تقلید کریں۔ اس کے علاوہ انھوں نے داعیانِ حق کو بھی "تعبیرِ نو" کے تقاضوں سے آشنا کیا اور "نوائے درد" کے لیے جس اسلوب اور طرزِ فغاں کی ضرورت تھی، اس کی طرف بھی ان کو توجہ دلائی۔

یہ وہ مکارمِ حیات تھے، جن کی نشر و اشاعت کی زیادہ سے زیادہ ضرورت تھی، نتیجہ گو اس کا صفر رہا ہے تاہم اتمامِ حجت کی حد تک اندرونِ ملک اس پر خاصہ کام ہوا ہے، مگر بیرونِ دنیا میں خاص کر عالمِ عربی میں اقبال، ان کے افکار اور طرزِ فغاں کے تعارف کا اتمام ہنوز باقی تھا، اور یہ وہ خلا تھا جس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو عالمِ عرب کا پڑھا لکھا طبقہ بھی محسوس کرتا تھا۔ چنانچہ عرب کے اسلامی ادیب علی طنطاوی نے اخوان المسلمون کے مشہور مجلہ "المسلمون" میں علی میاں کے نام ایک کھلا خط شائع کیا کہ آپ عالمِ عرب کو علامہ اقبال سے روشناس کرائیں۔ اس کے بعد آپ نے المسلمون میں اس سلسلے کے یکے بعد دیگرے مضامین شائع کیے جو بعد میں "روائع اقبال" نامی کتاب کے نام سے مشہور ہوئے۔

یہی وہ کتاب ہے جس کا علامہ شمس تبریز نے ترجمہ کر کے "نقوشِ اقبال" کے نام سے اردو خوان طبقہ کو پیش فرمایا ہے: ترجمہ کیا ہے، اس پر اصل کا گمان ہوتا ہے۔ جزاہم اللہ۔

علامہ اقبال ایک عظیم فلسفی شاعر اور اسلام کے سلسلے میں (جہاں تک وہ سمجھ سکے) ان کے جذبات نہایت مومنانہ اور مخلصانہ تھے۔ مگر اس کے باوجود ضرورت اس امر کی بھی تھی کہ اس سلسلے میں ان کی بعض کمزوریاں بھی تھیں جن کا برملا اعتراف کیا جانا چاہیے تھا کیونکہ ان سے پوری طرح اتفاق کرنا مشکل ہے۔ تاکہ آنے والی نسلیں انھیں "مجتہد اور سند" نہ بنا لے اور جو امور محلِ نظر ہیں، وہ ان کو وحی آسمانی تصور نہ کر لے۔ مگر افسوس! اقبال پر جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں، انھوں نے اس ضرورت اور احتیاط کا احساس نہیں کیا۔

حضرت علی میاں کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے، یہ فریضہ بھی بالآخر ان کو ہی ادا کرنا پڑا ہے اور اس سلسلے میں اب تک جو کمی چلی آرہی تھی، اس کو بھی پورا کر دیا ہے۔ جزاہم اللہ خیراً۔

چنانچہ موصوف علامہ اقبال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ میں اقبال کو معصوم و مقدس ہستی اور کوئی دینی پیشوا اور امام مجتہد نہیں سمجھتا اور نہ ہی ان کے کلام سے استناد اور مدح سرائی میں حدِ افراط کو پہنچا ہوا ہوں جیسا کہ ان کے غالی معتقدین کا شیوہ ہے...... اقبال کے یہاں اسلامی عقیدہ و فلسفہ کی ایسی تعبیریں بھی ملتی ہیں جن سے اتفاق کرنا مشکل ہے، بعض پرجوش نوجوانوں کی طرح اس کا بھی قائل نہیں کہ اسلام کو ان سے بہتر کسی نے سمجھا ہی نہیں اور اس کے علوم و حقائق تک ان کے سوا کوئی پہنچا ہی نہیں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ میں اپنی زندگی کے ہر دور میں اس کا قائل رہا کہ وہ اسلامیات کے ایک مخلص طالب علم رہے اور اپنے متقدر معاصرین سے برابر استفادہ ہی کرتے رہے۔" (نقوشِ اقبال ص۲۹)

اگر حضرت علی میاں اس مرحلے پر اس کا اظہار نہ کرتے تو یقیناً خلافِ توقع بات ہوتی اور وہ عالمِ عرب کو ایک عجیب غلط فہمی میں ڈالنے کا موجب بنتی۔ ہم اقبال کے پاکستانی اور ہندی قصیدہ پڑھنے والوں سے بھی یہ درخواست کریں گے کہ وہ بھی مندرجہ بالا سطور کا بالخصوص مطالعہ فرمائیں۔

اقبالیات کے شیدائیوں کا سلسلہ نہایت طویل ہے مگر مقلدانہ انداز کے زیادہ ہیں، جو قدر دان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے انکار کو تول بھی سکتے ہیں، وہ آٹے میں نمک کے برابر ہیں، چنانچہ جس بھی غلط بات کے لیے ان کو اقبالیات میں سے کوئی صریح یا موہوم سہارا مل جاتا ہے وہ اسے بھی صحیح اور حق مان لیتے ہیں، اس لیے حضرت علی میاں ان مقامات کا بھی علمی محاسبہ اور ایک جائزہ پیش فرما سکیں تو پوری ملت اسلامیہ پر احسان ہوگا۔ ورنہ اس کا امکان قوی ہے کہ اقبال کے نام لیواؤں کی غلط حمایت کی وجہ سے کل ان امور کو بھی حق اور دین بنا لیا جائے گا جو آج مولانا کی نگاہ میں بھی محلِ نظر ہیں۔ اور یہ وہ فریضہ ہے جس سے صرف ایک عالمِ دین ہی عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔

ہمارے نزدیک اس کتاب کا مطالعہ اس لیے بھی مفید رہے گا کہ اقبالیات کی ترجمانی کے سلسلے میں ایک ذمہ دار فاضل اور متقدر عالمِ دین نے جو کچھ لکھا ہے، کافی محتاط لکھا ہے اور وہ بصیرت افروز بھی ہے۔

(۲)

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق اور علامہ اقبال	سید نذیر نیازی
صفحات	۱۴
قیمت	درج نہیں
پیشکش	مرکزی انجمن خدّام القرآن۔ لاہور
پتہ	۱۲ افغانی روڈ۔ سمن آباد۔ لاہور

جناب ڈاکٹر اسرار احمد نے مرکزی انجمن خدام القرآن، کی داغ بیل ڈالی ہے۔ یہ مقالہ اسی انجمن کی طرف سے ۱۵ دسمبر ۱۹۷۳ء کو پہلی سالانہ قرآن کانفرنس کے تیسرے اجلاس میں ٹاؤن ہال لاہور میں پڑھا گیا۔ اس میں

ایمان وتنظیم، تلاوت وترتیل، تذکیر وتدبر، حکم واقامت اور تبلیغ وتبیین کی تشریح کے ساتھ ساتھ اس سلسلے میں علامہ اقبال کے معمولات اور قرآن حکیم سے ان کی وابستگی کے نمونے بھی پیش کیے گئے ہیں ——— اور بڑے دلچسپ انداز میں ——— ہاں یہ یاد رہے کہ قرآن سے ان کی وابستگی ویسے نہیں تھی جیسے منکرینِ حدیث کی ہے۔ موصوف قرآن کا مطالعہ حاملِ قرآن کی سیرت طیبہ کے آئینے میں کیا کرتے تھے۔

انجمن خدّام القرآن نے خدمتِ قرآن کا جو سلسلہ شروع کیا ہے، مبارک ہے، دعا ہے کہ وہ حاملِ قرآن کی جلائی ہوئی مشعلوں کی روشنی کو سمجھنے میں سدا کامیاب رہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ